بدعتی تقریبات میں انعامی مقابلے

جوائز المسابقات في المناسبات البدعية

[اردو- أردو - urdu]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ

تنسیق: اسلام ہاؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

بدعتی تقریبات میں انعامی مقابلے

ہماری مساجد میں (ماہ رمضان میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں ...) دینی تقریبات کے موقع پر انعامی مقابلہ کا اہتمام کیا جاتا ہے، تو کیا یہ انعام لینے جائز ہیں؟

الحمد للہ

اول:

امت اسلامیہ کے لیے عید اور تہوار معدود اور معروف ہیں شریعت اسلامیہ میں اس کو بیان کیا گیا ہے، اور لوگوں کو ان کا خیال رکھنے پر ابھارا گیا ہے، ان تہواروں اور موسموں میں رمضان المبارك كی خیر و برکت کا موسم اور عید الفطر اور عید الاضحی اور عشرہ ذوالحجہ، اور یوم عاشوراء کا روزہ ہے.

ان میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم شامل نہیں، کیونکہ اس روز کے متعلق نہ تو شریعت میں کسی عبادت کی تخصیص ہے، اور نہ ہی کسی شعار اپنانے اور کوئی تقریب منتعد کرنے کی، بلکہ نہ تو صحابہ کرام نے اور نہ ہی تابعین عظام نے اور نہ ہی ان کے بعد آنے والے آئمہ کرام نے عید میلاد النبی منائی، اس لیے اگر کوئی شخص بھی ان کی جانب شریعت سے کچھ نسب کرتا ہے تو اس نے بدعت کا ارتکاب کیا، اور اس نے دین میں وہ چیز ایجاد کی جو دین میں نہ تھی، ہماری اس ویب سائٹ میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جشن منانے کے بدعت ہونے کا بیان کئی ایك سوالات کے جوابات میں ہوا ہے.

آپ اس کی تفصیل درج ذیل سوالات میں دیکھ سکتے ہیں:

سوال نمبر (5219) اور (10070) اور (13810) اور (20889) اور (70317) کے جوابات.

دوم:

بلاشك اس دن انعامی مقابلہ منعقد كرنا اس دن كو منانے اور اس كا جشن منانا شمار ہوتا ہے، اور اسی میں شامل ہوتا ہے جو اسے عید مانتا ہے، اس لیے اس میں شریك ہونا یا پھر اس بدعتی موقع پر منعقد ہونے والے انعامی مقابلہ میں شریك ہونا جائز نہیں وگرنہ اس میں شریك ہونا بھی بدعت شمار ہو گا، اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے كہ ہمیں اس بدعت سے سلامتی و عافیت عطا فرمائے.

مستقل فتاوی كمیٹی كے فتاوی جات میں درج ہے:

" امت ا

امت اسلامیہ كی معاونت كرتے ہوئے آپ كی اس مسئلہ میں كیا رائے ہے كہ میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم كے موقع پر سكول اور فكیٹری اور اداروں وغیرہ میں چھٹی كرنا، اور تقاریر اور لیكچر اور وعظ كرنا، جیسا كہ ہمارےہاں افریقہ میں كیا جاتا ہے، كیا یہ صحیح ہے ؟

كمیٹی كا جواب یہ تھا:

میلاد النبی كی جشن منانا اور اس دن چھٹی كرنا بدعت ہے؛ كیونكہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو خود ایسا كیا، اور نہ ہی ان كے صحابہ كرام نے ایسا كیا.

اور پھر نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان یہ ہے:

" جس كسی نے بھی ہمارے اس معاملہ میں كوئی نئی چیز ایجاد كی جو اس میں سے نہیں تو وہ رد ہے " انتہی.

دیكھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (3 / 25).

سوم:

رہی شرعی تقریبات مثلا ماہ رمضان وغیرہ تو یہ مشروع ہے بلكہ اس كی یاد دہانی كرانا مستحب ہے، اور رمضان المبارك كے فضائل اور پہچان كرنا اور اس میں مستحب اعمال بتانا، اور اس ماہ مبارك میں جو اجروثواب ہے لوگوں كے علم میں لانا، اور درس

اور تقارير اور كنونشن منعقد كرانا شرعى خير و بھلائى كے مواسم كى تعليم دينے كا بہترين ذريعہ ہيں.

اور شرعى تقريبات كو زندہ كرنے كے وسائل ميں علمى انعامى مقابلہ جات، اور حفظ القرآن كے مقابلے ماہ رمضان ميں كرانا كيونكہ اس ماہ مبارك ميں لوگ اللہ تعالى كى طرف رجوع كرتے ہيں، اور قرآن مجيد كى زيادہ سے زيادہ تلاوت كرنے اور حفظ كرنے كى كوشش و جدوجھد كرتے ہيں، اور دينى احكام كى تعليم كى طرف راغب ہوتے ہيں، اس ليے اس طرح كے انعامى مقابلے منعقد كرنا اور اس ميں شركت ان شاء اللہ صحيح ہے اس ميں كوئى حرج نہيں.

چہارم:

ہمارى اس ويب سائٹ پر مختلف قسم كے انعامى مقابلہ جات ميں انعامات ركھنے كا تفصيلى بيان موجود ہے، اور صحيح يہ ہے كہ ايسا كرنا جائز ہے، ليكن شرط يہ ہے كہ اگر وہ انعامى مقابلہ خير و بھلائى اور دينى يا دنياوى فائدہ پر مشتمل ہو، بلكہ احناف نے تو علم و حساب كے مقابلہ ميں عوض كے جواز كو خاص كر بيان كيا ہے.

فتاوى الھنديۃ ميں درج ہے:

" جب اس جيسے كسى فقيہ بننے والے نے كہا: آؤ ہم مسائل ميں مقابلہ كريں، اگر تم صحيح بيان كرو اور ميں غلطى كر گيا تو آپ كو اتنا اتنا دونگا، اور اگر ميں نے صحيح بيان كيا اور تم غلطى كر گئے تو ميں آپ سے كچھ نہيں لونگا، يہ جائز ہے " انتہى.

ديكھيں: الفتاوى الھنديۃ (324/5).

مزيد آپ ديكھيں: رد المختار (404/6).

واللہ اعلم .